بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احادیث مہدیؑ

اور

حضرت سید محمد جونپوری

از

حضرت مولوی سید افتخار اعجاز صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

محمد محمود الحسن خان صوفی

خلف

لسان القوم مسیح ملّت حضرت محمد نعمت اللہ خاں صوفی رحمۃ اللہ علیہ

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ﴾

نام کتاب : **احادیث مہدیؑ اور حضرت سید محمد جونپوری**

مؤلف : حضرت مولوی سید افتخار اعجاز صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت : محرم الحرام ۱۴۴۳ھ م اگسٹ ۲۰۲۱ء

ناشر : محمد محمود الحسن خان صوفی خلف

لسان القوم مسیح ملّت، حضرت محمد نعمت اللہ خاں صوفی رحمۃ اللہ علیہ

کمپیوٹر کتابت: SAN کمپیوٹر سنٹر، صوبیدار امیر علی خاں روڈ، چنچل گوڑہ، حیدرآباد۔

سیل فون نمبر۔9959912642

طباعت : ایس۔ایم پرنٹرس، چھتہ بازار، حیدرآباد۔سیل فون نمبر 9885214979

صفحات : 40

ہدیہ : -/20 روپئے

﴿ملنے کا پتہ﴾

(۱) محمد محمود الحسن خاں صوفی، لطیف منزل 16-4-113/A

چنچل گوڑہ، حیدرآباد۔500024

فون نمبرات: 040-24529112 / 6301008924

(۲) ادارۃ العلم مہدویہ اسلامک لائبریری

عمارت مرکزی انجمن مہدویہ چنچل گوڑہ، حیدرآباد۔500024۔

سیل فون نمبر 9959912642

دیباچہ

اُمّتِ مسلمہ کو احادیث نبویؐ سے ہی بعثتِ مہدی کا علم ہوتا ہے اور اس ضمن میں بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں۔ ان میں احادیث متواترہ موجب علم قطعی ہوتی ہیں اور ان کا انکار کفر قرار دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ مختلف انواع کی احادیث بھی ملتی ہیں جن میں مہدیؑ کی مختلف علامات اور صفات پائی جاتی ہیں جنہیں بنیاد بنا کر افراد ملّت تذبذب کا شکار ہوگئے ہیں۔ حالانکہ ایک ہی شخصیت میں متضاد علامات وصفات کا پایا جانا محال ہے۔ طرفہ یہ کہ بعض شارحین اور مترجمین نے احادیث کے اصل متن میں تخذیب وتحریف کا ارتکاب کیا جس کی وجہ سے غلط فہمیوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور نئے عقائد اُبھرتے گئے۔ نیز بعض کتب احادیث کے جدید ایڈیشن میں سے مہدیؑ سے متعلق احادیث کو حذف کر دیا جارہا ہے۔

اس طرح دیگر بزرگوں کی کتابوں میں مہدی کا ذکر یا پیش گوئی ہوتو تراجم میں اس کو حذف کردیا گیا۔ ایسی بے شمار مثالیں ہیں جو مخالفین کی بوکھلاہٹ اور بددیانتی کا ثبوت ہیں۔

زیرِنظر رسالہ ''احادیث مہدیؑ اور حضرت سید محمد جونپوری'' میں فاضل مولف نے مختصر مگر جامع انداز میں مستند احادیث سے حضرت سید محمد جونپوری کی مطابقت ثابت کی ہے اور بعثتِ مہدیؑ سے متعلق احادیث کی تمام کتابوں کی فہرست اس عنوان پر دوسری مخصوص کتابیں اور راویوں کی فہرست بھی پیش کی ہے جو یقیناً معلومات افزوں ہے۔ لہٰذا افادۂ عام کی خاطر زیورِ طباعت سے آراستہ کیا گیا ہے۔ حال ہی میں اعجاز صاحب کی دو تالیفات ''انوارِ ولایت'' اور ''ضیائے جونپور'' بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔

ناشکری ہوگی اگر میں جناب شیخ چاند ساجد صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں کیونکہ ان کے تعاون کے بغیر اس کتاب کی اشاعت میرے لئے ناممکن تھی۔ اللہ رب العزت کے دربار میں دُعاء گو ہوں کہ وہ اپنے خاتمینؑ کے طفیل ان کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے شرف قبولیت بخشے اور متلاشیانِ حق وصداقت کے لئے سرمہ ہدایت بنائے اور مرحوم مولف حضرت مولوی سید افتخار اعجاز صاحبؒ کی مغفرت فرمائے اور اپنے دیدار سے مشرف فرمائے۔ آمین۔

فقط

محمد محمود الحسن خان صوفی

فہرست مضامین

سلسلہ	نام مضمون	صفحہ
1	امام مہدیؑ کے وجود اور آپ کے ظہور کے متعلق احادیث کی کتابوں کی فہرست	6
2	امام مہدیؑ کی شان میں مخصوص کتابیں	7
3	احادیث مہدی کے راوی صحابہؓ	7
4	تواتر احادیثِ مہدیؑ	8
5	احادیث مہدیؑ اور حضرت سید محمد جونپوری	12
6	مقام بیعت	22
7	زمانہ ظہور مہدیؑ	25
8	امر مہدیت کی مدت	30

☆☆☆☆☆☆☆

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام مہدیؑ کے ظہور کا عقیدہ مسلمانوں میں احادیثِ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیدا ہوا اور امام مہدیؑ کے وجود اور آپ کے ظہور کے متعلق احادیث بے شمار ہیں۔ ائمہ احادیث نے ان تمام احادیث کو اپنی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ ذیل میں اُن کتابوں کی تفصیل دی جاتی ہے جن میں احادیث مذکور جمع کی گئی ہیں۔

(۱) سننِ ابوداؤد	(۲) جامع ترمذی
(۳) سنن ابنِ ماجہ	(۴) نسائی
(۵) مسند احمد	(۶) صحیح ابنِ حبّان
(۷) مستدرک حاکم	(۸) مصنف ابن ابی شیبہ
(۹) کتاب الفتن۔ نعیم بن حمّاد	(۱۰) کتاب المہدی اور حلیہ حافظ ابونعیم
(۱۱) معجم الکبیر والاوسط والصغیر طبرانی	(۱۲) دار قطنی
(۱۳) معرفۃ الصحابہ باوردی	(۱۴) مسند ابویعلی الموصلی
(۱۵) مسند بزار	(۱۶) مسند حارث بن ابی اُسامہ
(۱۷) تلخیص از خطیب	(۱۸) تاریخ ابن عساکر
(۱۹) تاریخ اصبہان ابن مندہ	(۲۰) ابوالحسن الحربی
(۲۱) فوائد تمام راز	(۲۲) تہذیب الآثار ابن جریر
(۲۳) معجم۔ ابوبکر بن المُقری	(۲۴) ابوعمر والدانی
(۲۵) ابوغنم الکوفی کتاب الفتن	(۲۶) مسند الفردوس دیلمی
(۲۷) ملاحم۔ ابوالحسین منادی	(۲۸) دلائل النبوۃ بیہقی
(۲۹) تاریخ ابنِ جوزی	(۳۰) مسند یحیٰی بن عبدالحمید
(۳۱) مسند رویانی	(۳۲) طبقات ابن سعد
(۳۳) ابن خزیمہ	(۳۴) الحسن بن سفیان
(۳۵) عمر بن شیبہ	(۳۶) ابوعوانہ

ان عام دواوین حدیث کے علاوہ بعض ماہرین حدیث نے ان خاص حدیثوں کے مخصوص مجموعہ بھی تیار کر دئے ہیں جن میں صرف حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق احادیث جمع ہیں۔

امام مہدیؑ کی شان میں مخصوص کتابیں

ائمہ احادیث نے ذیل کی کتابوں میں صرف اُن ہی احادیث کو جمع کیا ہے جو صرف امام مہدیؑ سے متعلق ہیں۔

(۱)	امام جلال الدین سیوطی	العرف الوردی فی اخبار المہدی (مطبوعہ)
(۲)	علامہ ابنِ حجر مکی	القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر
(۳)	ملا علی متقی	البرہان فی علامات مہدی آخر الزماں
(۴)	ملا علی قاری	المشرب الوردی فی مذہب المہدی
(۵)	امام شوکانی	التوضیح فی تواتر ماجاء فی المہدی المنتظر والمسیح
(۶)	علامہ یوسف بن یحییٰ بن علی المقدسی الشافی	العقد الدرر فی احادیث المہدی المنتظر

احادیث مہدی کے راوی صحابہؓ

حضرت عثمان بن عفانؓ	حضرت علی ابن ابی طالبؓ	حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ
حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ	حضرت حسین بن علیؓ	حضرت اُم سلمہؓ
حضرت اُم حبیبہؓ	حضرت عبد اللہ بن عباسؓ	حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ	حضرت عبد اللہ بن عمروؓ	حضرت ابو سعید خدریؓ
حضرت جابر بن عبد اللہؓ	حضرت ابو ہریرہؓ	حضرت انس بن مالکؓ
حضرت عمار بن یاسرؓ	حضرت عوف بن مالکؓ	حضرت ثوبان مولی رسول اللہؐ
حضرت قرۃ بن ایاسؓ	حضرت علی الہلالؓ	حضرت حذیفہ بن الیمانؓ
حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزؓ	حضرت عمران بن حصینؓ	ابوالطفیل حضرت جابر الصدفیؓ

تواتر احادیثِ مہدیؑ

(۱) حافظ ابوالحسین محمد بن الحسین الآبری السجزی صاحب کتب مناقب الشافی متوفی سنہ ۳۶۳ھ نے لکھا ہے۔

" قد تـوارت الاخبـار واستفـاضـت رسـول اللـه صلـی الله علیه السلام بذکر المهدی وانه من اهل بیته وانه یملک سبع سنین وانه یملاء الارض عدلا"

ابن قیم نے کتاب المنار المنیف میں اس کو نقل کر کے سکوت اختیار کیا۔ حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں اس کو نقل کر کے سکوت کیا ہے۔ سیوطی نے العرف الوردی فی اخبار المہدی میں سکوت کیا۔ مرعی بن یوسف نے اپنی کتاب فوائد الفکر فی ظہور المہدی المنتظر میں ذکر کیا ہے۔ صدیق حسن خان نے اپنی الاذاعۃ میں' محمد البرزنجی (متوفی ۱۱۰۳ھ) نے اپنی کتاب الاشاعۃ لاشراط الساعۃ میں لکھا ہے کہ

" اعلم ان الاحادیث الوارد ة فیه علی اختلاف روایاتها لا تکاد تنحصر. ثم الذی فی الروایات الکثیرة الصحیحة الشهیرة انه من ولد فاطمة. قد علمت ان احادیث وجود المهدی وخروجه آخر الزمان وان من عترة رسول الله صلی الله علیه وسلم من ولد فاطمة بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لا انکارها

الشیخ محمد السفارینی (المتوفی ۱۱۸۸ھ) نے اپنی کتاب لوامع الانوار البهیة میں لکھا ہے قد کثرت بخروجه یعنی المهدی الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذلک بین علـماء السنة .حتی عد من معتقد اتهم ثم ذکر بعض الآثار والاحادیث فی خروج المهدی......

وقد روی ممن ذکر من الصحابة وغیر من ذکر منهم رضی الله عنهم بروایات متعددة عن التابعین من بعدهم ما یفید مجموعه العلم القطعی فالایمان

بخروج المهدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة

قاضی محمد بن علی شوکانی (متوفی ۱۲۵۰) مولف تفسیر اور نیل الاوطار کتاب

التوضیح فی تواتر ما جاء فی المهدی المنتظر والدجال والمسیح میں لکھا ہے

''والاحادیث واردة فی المهدی التی امکن الوقوف علیها منها خمسون حدیثا فیها الصحیح' والحسن ' والضعیف المنجبر وهی متواترة بلا شک ولا شبهة بل یصدق وصف المتواتر علی ما هو دونها فی جمیع الاصطلاحات المحررة فی الاصول واما الآثار عن الصحابة المصرحة بالمهدی فهی کثیرة جداً لها حکم الرفع اذ لا مجال الاجتهاد فی مثل ذلک''

شیخ صدیق حسن القنوجی (المتوفی ۱۳۰۷ھ) کتاب ''الاذاعة'' میں لکھا ہے۔

والاحادیث الواردة فی المهدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جداً تبلغ حد التواتر المعنوی وهی فی السنن وغیرها من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید لا شک ان المهدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین بشهر وعام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیه جمهور الامة خلفا وعن سلف الا من لا یعتد بخلافه. فلا معنی للریب فی امر ذلک الفاطمی الموعود المنتظر المدلول علیه بالادلة بل انکار ذلک جراة عظمیة فی مقابلة النصوص المستفیضة المشهورة البالغة الی حد التواتر

الشیخ محمد ابن جعفر الکتانی (المتوفی ۱۳۴۵ھ) کتاب: نظم المتناثر من الحدیث المتواتر میں لکھا ہے۔

والحاصل ان الاحادیث الواردة فی المهدی متواترة.

مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ احادیث مہدی متواتر ہیں۔یعنی ان میں تواتر

معنوی پایا جاتا ہے۔علمائے اصول بیان کرتے ہیں کہ خبر متواتر کے راویوں سے بحث نہیں کی جاتی۔ یعنی ان کے ضعف وقوت کو جانچنا غیر ضروری ہوتا ہے بلکہ خبر متواتر مفیدِ یقین ہوتی ہے۔

امام قرطبی نے تذکرہ میں ابوالحسن سنجری کا قول لکھا ہے کہ

’’قد تواترت الاخبار و استفاضت بکثرة رواتها عن المصطفیٰ صلی الله علیه وسلم عن المهدی انه من اهلِ بیته

یعنی حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مہدی علیہ السلام کی نسبت راویوں کی کثرت کے ساتھ متواتر و مستفیض اخبار وارد ہیں۔اور یہ کہ مہدی آنحضرتؐ کی اہل بیت سے ہیں۔

شیخ ابن حجر ہیثمی القول المختصر میں لکھتے ہیں کہ

’’قال بعض ائمة الحفاظ ان کون المهدی من ذریته علیه السلام تواترت عنه علیه السلام‘‘

ترجمہ:بعض حفاظ ائمہ حدیث کا قول ہے کہ مہدی علیہ السلام کا آلِ رسول علیہ السلام ہونا رسول اللہ صلعم سے تواتراً مروی ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی شرح مشکواۃ کے باب الساعۃ میں لکھتے ہیں کہ

قد وردت فیه الاحادیث کثیرة متواترة المعنی

مہدی علیہ السلام کے متعلق متواتر المعنی کثیر احادیث وارد ہیں۔

برزنجی نے اشاعۃ فی اشراط الساعۃ میں لکھا ہے کہ

ان احادیث وجود المهدی وخروجه فی آخر الزمان وانه من عترة رسول الله صلی الله علیه وسلم من ولد فاطمة بلغت حدا لتواتر المعنوی فلا معنی لا نکارها

ترجمہ: وجود مہدی علیہ السلام کی حدیثیں اور آپ کے آخر زمانے میں ظہور کرنے اور آپ کے رسول اللہ صلعم کی عترۃ فاطمہ کی اولاد سے ہونے پر دلالت کرنے والی احادیث تواتر

معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں پس ان کا انکار بے معنی ہے۔

خبر متواتر سے علمِ یقینی حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ شرح نخبة الفکر میں لکھا ہے۔

’’ و هـذا كـون المتواتر مفيداً للعلم اليقين هو المعتمد لان خبر المتواتر يفيد العلم الضروری وهو الذی يضطر الانسان اليه بحيث لا يمكنه دفعه‘‘

ترجمہ: خبر متواتر سے علم یقینی کا فائدہ ہونا مذہب مختار ہے کیونکہ خبر متواتر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے۔ جس کے ماننے پر انسان مضطر و مجبور ہے کہ اس کا رد کرنا ممکن نہیں۔

اصول الشاشی میں لکھا ہے کہ

” تم المتواتر يوجب العلم القطعی ويكون ردّه كفر “

ترجمہ: متواتر موجب علم قطعی ہے اور اس کا رد کرنا کفر ہے۔

کتاب ظفر الامانی میں ہے کہ

” ان العلم الحاصل بالمتواتر علم قطعی كالعيان “

ترجمہ: متواتر سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ معائنہ کی طرح قطعی علم ہے۔

اخبار متواتر کے راویوں کے ضعف وقوت سے بحث نہیں کی جاتی بلکہ کافروں اور فاسقوں کی روایت بھی اگر حد تواتر کو پہنچ جائے تو موجب یقین اور موجب عمل ہوتی ہے۔

ابن حجر شارح بخاری نخبة الفکر کی شرح میں لکھتے ہیں۔

” والـمتـواتـر لا يـبـحـث عـن رجـالـه بل يجب العمل به من غير بحث لايجابه اليقين وان ورد عن الفساق بل عن الكفرة “

ترجمہ: متواتر کے راویوں کے اوصاف سے بحث نہیں کی جاتی بلکہ بغیر بحث کے اس پر عمل کرنا واجب ہے کیونکہ وہ موجب یقین ہے اگرچہ فاسقوں بلکہ کافروں سے روایت ہوئی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

احادیث مہدیؑ اور حضرت سید محمد جونپوری

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو امام مہدیؑ کے آنے کی خبر دی اور شناختِ مہدیؑ کی متعدد علامتیں بھی بیان فرمائیں۔ اور ان ہی علامتوں میں سب سے پہلی اور اہم علامت مہدی موعودؑ کا

(۱) **فاطمیُ النسب** ہونا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ

" عن سعید بن المسیبؓ قال کنا عند اُم سلمةؓ فتذا کرنا المهدی. فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المهدی من ولد فاطمة "

(رواہ ابن ماجہ)

یعنی حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بی بی ام سلمہؓ کے پاس حاضر تھے۔ ہم نے امام مہدی کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہؐ سے خود سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ امام مہدیؑ (حضرت) فاطمہؓ کی اولاد میں ہوں گے۔

نسبِ مہدیؑ سے متعلق ایسی ہی متعدد روایتوں کے پیش نظر ٗعلمائے اہل سنت نے بھی اسی بات پر اتفاق کیا ہے کہ امام مہدیؑ بی بی فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کی اولاد سے ہوں گے۔ چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانیؒ (متوفی ۷۹۲ھ) نے شرح مقاصد میں تحریر فرمایا ہے کہ

" ذهب العلماء الی انه امام عادل ، من ولد فاطمة یخلقه الله متی شاء و یبعثه نصرة لدینه "

یعنی علماء کا فیصلہ ہے کہ وہ (مہدی) امام عادل ٗ اولاد فاطمہؓ سے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کو جب چاہے پیدا کرے گا اور اپنے دین کی نصرت کے لئے مبعوث کرے گا۔

مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ مہدی موعودؑ کا فاطمی النسب ہونا اہل سنت ٗ کے مسلّمات

سے ہے۔لہٰذا اس عقیدے کے پیش نظر حضرت سید محمد جونپوری کا سلسلہ نسب دیکھنا چاہئے۔

کتاب مولود مہدی موعودؑ المعروف بہ ’’معارج الولایت‘‘ (تالیف ۱۰۷۸ھ) میں حضرت سید محمد کا سلسلہ اس طرح منقول ہے۔

’’میراں سید محمد مہدی موعود ابن سید عبداللہ ابن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید نعمت اللہ بن سید اسمٰعیل بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر (صادق) بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن علی مرتضٰی رضی اللہ عنہم اجمعین‘‘ (معارج الولایت مطبوعہ صفحہ ۷)

اس شجرے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت سید محمد جونپوری بلا شک وشبہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہیں یعنی ابتداء ہی سے آپ میں مہدیت کی ایک اہم علامت موجود ہے۔اور اسی شجرے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے والد کا اسم گرامی سید عبداللہ ہے یعنی حضرت سید محمد جونپوری حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نام ہیں اور آپ کے والد کا نام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نام کے جیسا ہے۔

۹۶۰ھ میں شیخ علی متقی مولف ’’کنز العمال‘‘ نے مہدویوں کی مخالفت میں عربی زبان میں رسالۂ ردلکھا لیکن حضرت سید محمد جونپوری کی سیادت کا اقرار بھی کیا ہے۔چنانچہ علی متقی نے لکھا ہے کہ

’’ بمجرد علمهم انه من اولاد الرسول و اسمه محمد‘ يعتقدون انه هو المهدى‘‘

ترجمہ: محض اپنے اس علم کی بناء پر کہ وہ (سید محمد) اولاد رسولؐ سے ہیں اور اُن کا نام محمد ہے (مہدوی لوگ) معتقد ہوگئے کہ وہی مہدی ہیں۔

مذہبی کتابوں کے علاوہ تاریخ کی معتبر اور ہم عصر کتابوں سے بھی ثابت ہے کہ حضرت سید محمد جونپوری اولاد رسول اللہؐ سے ہیں۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرتؑ کے آباء واجداد ملک عرب سے ہجرت کر کے سمر قند و بخارا گئے اور وہاں سے ایران آکر شیراز میں مقیم ہوگئے۔چنانچہ

حضرت کے جدِّ حقیقی میاں سید عثمان، شیراز سے جونپور تشریف لائے۔ چونکہ جونپور کا بادشاہ بھی آپ کا ہم وطن تھا اس لئے اُس نے آپ کا استقبال کیا اور آپ جونپور میں رہنے لگے۔ میاں سید عثمان شیرازی کے فرزندوں میں سے میاں سید عبداللہ، بادشاہ کی فوج میں داخل ہوئے اور بڑے مرتبے کو پہنچے۔ شرقی خاندان کے آخری بادشاہ سلطان حسین کے زمانے میں آپ منصب سفارت پر فائز ہوئے۔ جب دہلی کے بادشاہ سکندر لودھی سے حسین شرقی کی جنگ ہوئی اور ایک موقعہ پر میاں عبداللہ گرفتار ہوکر بادشاہ دہلی کے روبرو گئے تو اُس نے آپ کو فوراً رہا کردیا۔

"سلطان سکندر به میراں سید خاں گفت شما فرزند رسول الله صلی الله علیه وسلم هستید۔ چرا او معقول نمی سازید که باز پشیمان خواهد شد۔ میراں جواب داد که در این امر تابع ایشان ام۔ اختیار ایشان اختیار من است" (تاریخ داؤدی صفحہ ۴۷)

ترجمہ: سلطان سکندر نے میراں سید خاں سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں آپ اُسے سمجھدار کیوں نہیں بناتے بعد میں وہ پچھتائے گا۔ میراں نے جواب دیا کہ اس معاملے میں، میں اُن کا تابع ہوں۔ اُن کا اختیار ہی میرا اختیار ہے۔

اس تاریخی حوالے سے ثابت ہے کہ میراں سید عبداللہ المخاطب بہ سید خاں کی سیادت کی شہرت سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور سلطان دہلی تک اس خاندان کی سیادت سے بخوبی واقف تھا۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ حدیث کی روشنی میں علمائے اہل سنت نے مہدیت کی پہلی علامت سیادت یا فاطمی نسبت قرار دی ہے اور حضرت سید محمد جونپوری اپنی سیرت وسوانح اور تاریخی شواہد کی رُو سے فاطمی النسب ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح آپ کا دعویٰ مہدیت مبنی برصداقت ثابت ہو چکا ہے۔

(۲) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں حضرت مہدی کے مقام پیدائش کی نشان دہی بھی کی ہے۔ چنانچہ عقدالدرر میں ایک حدیث ان الفاظ میں مرقوم ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . اِنّ المھدی من ولدِ حسین یخرج من قبل المشرق. لو استقبلہ الجبال لھدمھا واتخذ فیھا طرقاً

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی حسین کی اولاد میں ہیں مشرق کی طرف سے خروج کریں گے۔اگر پہاڑ بھی اُن کے سامنے آجائیں تو اُن کو توڑ کر اپنا راستہ نکال لیں گے۔

حدیث شریف کی شرح یہ ہے کہ حضرت مہدی کا خروج مشرق سے ہوگا۔اور مشرق سے مراد وہ سارا علاقہ ہے جو مدینۃ النبی کے مشرق میں ہے یعنی ایران اور ہندوستان اور چین وغیرہ مگر حضرت مہدی علیہ السلام کا خروج ہندوستان سے ہوا اسلئے یہ حدیث آپ کے بارے میں صحیح ثابت ہوئی اور مشرق سے آپ کا خروج' حدیث کے مضمون کی تصدیق کرتا ہے۔اور یہ بھی ایک عجیب حقیقت ہے کہ ولادت مہدیؑ کا علاقہ خود ہندوستان میں پورب (یعنی مشرق) کہلاتا ہے۔ یہاں کے لوگ اور زبان پُوربی کہلاتے ہیں۔ انتہاء یہ کہ اس علاقے میں ملک سرور خواجۂ جہاں نے ۷۹۶ھ/۱۳۹۴ء میں جو حکومت قائم کی وہ بھی ''شرقی'' حکومت کہلائی۔یعنی تاریخ سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے کہ حضرت سید محمد جونپوری کی ولادت گاہ علاقۂ مشرق ہے۔اور یہ حدیث جس طرح آپ پر لفظاً لفظاً صادق آتی ہے اور کسی مدعی مہدیت پر نہیں آتی۔

کتاب نصاب الاخبار میں مہدیؑ کی ولادت مدینہ بتائی گئی ہے یعنی

مولد المھدی فی المدینہ (یعنی مہدی کا مقام پیدائش مدینہ ہوگا) اس عبارت کی شرح ''انوارالعیون'' صفحہ ۳۱ پر اس طرح کی گئی ہے کہ ''**واعلم اِنّ لفظ المدینہ نکرۃً مطلق . ای مولود المھدی یکون فی المدینۃ دون مدینۃ الرسول اللہ . لانّہ معروف**''

ترجمہ: مہدی کا مقام پیدائش مدینہ میں ہے اور جان کہ لفظ مدینہ نکرۂ مطلق ہے یعنی مہدی کی پیدائش ہوگی مدینہ میں نہ کہ مدینہ رسول اللہ میں۔ کیونکہ مدینہ رسول اللہ معروف ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مہدی کا خروج (یاولادت) دیہہ (گاؤں) یا قریہ میں نہیں ہوگی بلکہ مدینہ یعنی شہر میں۔ جولوگ مدینہ سے مدینۃ الرسول مراد لیتے ہیں اُن کا خیال صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں بھی لفظ مدینہ عام معنوں میں استعمال ہوا۔ چنانچہ آیت شریف ہے کہ

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ (سورہ یوسف آیت ۳۰)

ترجمہ: اورشہر میں عورتوں نے کہنا شروع کیا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام کو اُس کے ارادے سے پھیرنا چاہتی ہے۔

آیت شریف میں ''مدینہ'' سے مراد شہر مصر ہے۔ خروج مہدی کے سلسلے میں اس حدیث شریف کو سمجھنا ضروری ہے۔ حضرت قتادۃ صحابیٔ رسول کہتے ہیں کہ

''یخرج المهدی من المدینة الی مکّه فیسخرجه الناس من بینهم فیبایعو نه بین الرکن والمقام وهو کاره''

ترجمہ: مہدی' مدینہ سے مکہ کی طرف نکلیں گے لوگ اپنے درمیان اُن کو پہچان لیں گے اور رکن ومقام کے درمیان اُن سے بیعت کریں گے حالانکہ وہ اسکو ناپسند کرتے ہوں گے''

اس حدیث میں بھی لفظ ''مدینہ'' موجود ہے۔ اور لوگوں نے بلا کسی قرینہ کے اس عام لفظ کو مخصوص قرار دیا اور اس کا مفہوم مدینۃ النبی قرار دیا۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اس حدیث کی بناء پر مدینہ کو مہدی علیہ السلام کی پیدائش کا مقام قرار دے دیا۔ اگر غور کیا جائے تو صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ مہدی مدینہ یعنی اپنے شہر سے مکہ معظّمہ تشریف لائیں گے نہ کہ مدینہ منورہ اُن کا پیدائش کا مقام ہوگا۔

علماء نے آبادیوں کی گنجائش کے پیش نظر اُن کے مخصوص نام رکھے ہیں مثلاً قریہ یہ ایک

چھوٹی سے آبادی ہے۔ لیکن جب اس کے باشندوں میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کو بلد یا بلدہ کہا جاتا ہے۔ بلد میں قریہ سے زیادہ آبادی ہوتی ہے اور اُس سے بڑھ کر مدینہ ہے یعنی مدینہ یا شہر میں لوگ کثرت سے آباد ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں باشندوں پر مشتمل آبادی کو مصر کہا جاتا ہے۔ پھر مدینہ اور مصر ایک ہی قرار دئے گئے۔ غرض لفظ مدینہ سے مدینۃ النبی سمجھنا غلط ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ اقطائے عالم میں ظہور مہدی علیہ السلام کی سمت مشرق بتائی گئی ہے۔ اور حدیث پاک میں اس بات کا بھی اظہار ہو رہا ہے کہ مشرق مہدی علیہ السلام کے ظہور کا مقام ہے۔ لیکن وہ اُن کی کوئی مستقل قیام گاہ نہیں۔ حدیث شریف کے الفاظ اس بات کو ظاہر کر رہے ہیں کہ حضرت مہدی مشرق میں ٹھیریں گے نہیں بلکہ اُس سمت سے ہجرت ضرور کریں گے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اُن کے راستے میں پہاڑ آجائیں گے تاکہ اُن کا سفر روک دیں۔ لیکن یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضرت مہدی اُن پہاڑوں کو منہدم کر دیں گے اور اُن کے بیچ سے اپنا راستہ نکال لیں گے۔ اس حدیث میں پہاڑ کے لفظی معنی اختیار کئے جائیں تو جائز ہیں۔ کیونکہ سفر کے دوران چھوٹے یا بڑے پہاڑ آہی جاتے ہیں۔ لیکن ان پہاڑوں کے بیچ میں سے بھی لوگ راستہ نکال لیتے ہیں۔ اس لئے پہاڑوں سے مراد وہ مشکلات ہیں جو سفر (ہجرت) کے دوران پیش آسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو خود آپ کے وطن مکہ شریف میں آپؐ کو رکاوٹیں اور مخالفتیں پیش آئیں جو کسی پہاڑ کی طرح سخت تھیں یہاں تک کفار قریش آپؐ کی جان کے دشمن بن گئے اور شبِ ہجرت اُنہوں نے (نعوذ باللہ) آپؐ کو جان سے مار ڈالنے کا ناپاک منصوبہ بنالیا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے اُن کے نرغے سے صاف نکل گئے اور غارِ ثور میں پوشیدہ ہوگئے۔ غرض اس قسم کی ساری مشکلات پہاڑوں کی رکاوٹوں سے بڑھ کر تھیں اور داعیانِ الی اللہ کو ایسی رکاوٹوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اسی بات کا ذکر حدیث شریف میں کیا گیا ہے۔ یعنی پہاڑوں سے مراد مشکلات ہیں۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت گاہ کے سلسلے میں ایک مزید روایت درج کی جارہی ہے جوایک برہان قاطع ہے۔

" عن علی کرم اللہ وجھه انه قال اِنّ المھدی من اھل البیت نبیٍّ مولده' بھنداو کابل......" الخ

ترجمہ: ایک روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپؑ نے کہ مہدی اہل بیت نبیؐ سے ہیں۔ جو ہندیا کابل میں پیدا ہوں گے۔......الخ (شواہد الولایت صفحہ ۳۶۰)

گذشتہ حدیث میں اس امر کا اظہار ہوا تھا کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور مشرق میں ہوگا اور ظاہر ہے کہ یہ مشرق مدینۃ النبیؐ کے مشرق میں ہوسکتا ہے۔ اس ضمن میں کئی ملک ایران' ہندوستان اور چین وغیرہ قابل شمار ہوسکتے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا حدیث نے مشرق کے ملکوں کی تحدید کردی یعنی حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مہدیؑ کی پیدائش کا مقام ہندیا کابل ہوگا۔

اس حدیث کی رو سے ملک چین اور ایران مشرق میں ولادت گاہ کی نشان دہی سے خارج ہوجاتے ہیں۔ صرف مشرق کا ہندوستان باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن اس حدیث میں کابل کا بھی ذکر ہے جو افغانستان میں واقع ہے۔ اور اس مقام کا ذکر ہند کے مقابل کیا گیا ہے۔ لیکن ہم سب سے پہلے ہند کے بارے میں غور کریں گے۔

مدینۃ النبی کے مشرق میں ہندوستان واقع ہے یہ ایک حقیقت ہے جس کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے مشرق یا ہند میں مہدیؑ کا پیدا ہونا' اُس ہستی کے مہدی موعودؑ ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔ لیکن ہند سے مراد پورا ہندوستان ہے جو کشمیر سے شروع ہوکر راس کماری تک اور سندھ سے بنگال تک پھیلا ہوا ہے۔ اتنے وسیع الرقبہ علاقہ میں سے کسی ہستی کا ظہور صرف ایک ہی مقام پر ہوسکتا ہے۔

یہاں ایک دلچسپ حقیقت کا اظہار ضروری ہے اگر چہ ملک ہندوستان ایک نہایت وسیع اور عریض ملک ہے جو ذیلی براعظم کہلانے کا مستحق ہے لیکن اس کے باوجود اس ملک کے لوگ صرف U.P (یوپی۔اُتر پردیش) کو ہندوستان کہتے ہیں۔ باقی ملک کے باشندے اپنے اپنے علاقے کو اپنے اپنے مخصوص نام سے موسوم کرتے ہیں۔یعنی ہندوستان میں صرف U.P ہی ہندوستان ہے دیگر علاقے اس نام سے منسوب نہیں ہیں۔ U.P کے لوگ ہی ہندوستانی کہلاتے ہیں۔ بنگال والوں کو بنگالی کہا جاتا ہے۔اور پنجاب والے پنجابی کہلاتے ہیں۔ مدراس کے لوگ مدراسی کہلاتے ہیں۔حیدرآباد کے باشندے حیدرآبادی پکارے جاتے ہیں۔غرض یہ سارے مقامات ہندوستان ہی کے اجزاء ہیں۔اس کے باوجود یہاں کے باشندے ہندوستانی نہیں کہلاتے۔البتہ یوپی والوں کو سارے ہندوستان والے' ہندوستانی کہتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے اور عرف عام ہے۔اور اظہر من الشّمس حقیقت ہے۔

حدیث مندرجہ بالا میں جو لفظ ''ہند'' استعمال ہوا' لہٰذا اُس کا اطلاق ''یوپی'' پر ہوتا ہے نہ کہ سارے ملک ہند پر۔ اسی یوپی یعنی اتر پردیش کے مشرق میں جونپور واقع ہے۔ جو مشرق ہندوستان کا بھی مشرق ہے اور جو پورب یعنی مشرق کے نام سے مشہور ہے۔اور تواریخ اس بات کی گواہی دے رہی ہے۔

کابل' آج کل افغانستان میں واقع ہے لیکن سابقہ زمانہ میں یہ علاقہ افغانستان نہیں کہلاتا تھا بلکہ یہ سارا علاقہ جس میں ملک سندھ بھی شامل تھا' خراسان کہلاتا تھا۔اس علاقہ کو حدیث شریف میں ''خراسان'' کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔البتہ ہندوستان کے بادشاہوں کی مملکت اتنی وسیع تھی کہ کابل بھی اُس میں شامل تھا' اس اعتبار سے کابل' ہند سے جدا نہ تھا' یعنی کابل اور ہند کا مطلب ایک ہی ہوا۔ گویا یہ دو مختلف ممالک نہ تھے۔کابل ہند میں شامل سمجھا گیا۔ اگر چہ حضرت

مہدی موعود علیہ السلام کا ظہور ہند (یو۔ پی) میں ہوا تو حدیث کی مراد ہندیا کابل پورے طور پر آپ پر صادق آجاتی ہے۔ یعنی حضرت سید محمد جونپوری مدینۃ النبی کے مشرق، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ اس طرح مندرجہ بالا دونوں حدیثیں لفظاً لفظاً حضرت سید محمد جونپوری پر صادق آتی ہیں۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت مہدی کا ظہور و خروج مشرق اور ہند سے ہوگا۔ یعنی مشرقی ہندوستان سے اور اس حقیقت کی تائید علم الاعداد سے بھی ہوتی ہے۔ زمانۂ حال میں اس علم پر بیشمار کتابیں لکھی گئی ہیں اور نتائج کے ثبوت بھی پیش کئے گئے ہیں۔ چونکہ مذہب میں اس علم کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہاں اُس کا ذکر حاشیہ میں کیا جارہا ہے تاکہ اُس کو مذہبی عقیدے میں شمار نہ کیا جائے۔ الحاصل اس میں علم ابجد کا استعمال ہوتا ہے۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے ظہور مہدی کی پیشین گوئی میں قواعد ابجد کو استعمال کیا ہے۔ چنانچہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ مبشر مہدی موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ مہدی (خ ف ج) ہجری گزرنے کے بعد آئیں گے۔ ان حروف سے ان کے مُسمیات مراد ہیں۔ھی الخاء۔ الفاء۔ الجیم۔ ھی = ۱۵، الخاء = ۶۳۲، الفاء = ۱۱۲ اور الجیم = ۸۴ جملہ ۸۴۳۔ یعنی زمانۂ ہجرت کے (۸۴۳) سال گزرنے کے بعد ہی حضرت مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ حضرت مہدی موعودؑ ۸۴۷ھ میں پیدا ہوئے۔ اگر خ، ف، ج کے مسمیات مراد نہ لئے جائیں بلکہ علم حروف کے قاعدے پر عمل کیا جائے تو ظاہر ہوگا کہ خ۔ ف۔ ج کے اعداد (۶۸۳) کو ۴/۳ سے ضرب دیں تو ۶۸۳ x ۴ = ۲۷۳۲ ÷ ۳، خارج قسمت ۹۱۰ ہوں گے جو حضرت سید محمد جونپوری کے وصال (وفات) کا سنہ ہے۔ (براہین مہدویہ صفحہ ۱۴۴)

لفظ ہند میں تین حروف ہیں ھ۔ ن۔ د، از روئے ابجد ھ = ۵، ن = ۵۰، د = ۴، جملہ ۵۹ عدد ہوتے ہیں۔ یہ جُمل کبیر ہے جمل وسیط میں ۹+۵ = ۱۴ ہوں گے۔ اور جُمل صغیر میں ۴+۱ = ۵ ہوتے ہیں جن کو عدد مفرد کہا جاتا ہے۔

لفظ ''مہدی'' میں چار حروف ہیں۔ م۔ ھ۔ د۔ ی، از روئے ابجد م = ۴۰، ھ = ۵،

د = ۴' ی = ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے' جو جمل کبیر ہیں جمل وسیط = ۱۴' جمل صغیر = ۵ ہوتے ہیں۔

اس طرح لفظ ہند کے اعداد اور لفظ مہدی کے اعداد مساوی ثابت ہور ہے ہیں۔یعنی حضرت مہدی کا ظہور صرف ملک ہند ہی میں ہوسکتا ہے اور کہیں نہیں۔

مزید برآں ''مہدی موعودؑ'' (وہ مہدی' جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہو) کے حروف کے بھی یہی اعداد ہوتے ہیں۔مثلاً مہدی = ۵۹' ۵۹ = ۱۴ = ۵' موعود = ۱۲۶' مہدی موعود = ۵۹ + ۱۲۶ حاصل ۱۸۵ ہوئے یہ جُمل کبیر ہے اس کا وسیط = ۱۴' اور صغیر = ۵'

الحمدللہ ہند ہی میں مہدی موعود کا ظہور بلا شک وشبہ صحیح ہے حضرت سید محمد جونپوری نے ابتداء میں جو دعوت الی اللہ دی تھی اس کو قوم مہدویہ کی اصطلاح میں دعوت غیر موکد کہا جاتا ہے۔اور دعویٰ موکد کے بعد ہی حقیقت میں دعوت شروع ہوئی ہے۔حضرت سید محمد جونپوری کی سوانح عمری کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ نے سنہ ۹۰۵ھ میں مقام بڑلی میں دعویٰ مہدیت موکدہ کیا۔

اس سنہ کے اعداد = ۹۰۵ (نوسو پانچ ہیں) جمل کبیر ہیں۔ان کے وسیط = ۱۴' اور صغیر ۵ ہوں گے۔جو حیرت انگیز صداقت کا اظہار ہیں کہ ہند میں مہدی موعودؑ ۹۰۵ھ میں ظاہر ہوں گے۔

ہند = ۵۹ = ۱۴ = ۵

مہدی = ۵۹ = ۱۴ = ۵

مہدی موعود = ۱۸۵ = ۱۴ = ۵

دعویٰ موکد کا سنہ ۹۰۵ = ۱۴ = ۵

مزید برآں آپ کی ولادت کی تاریخ ۱۴/ جمادی الاولیٰ ہے

یعنی ۴+۱ = ۵' جمادی الاولیٰ سنہ ہجری کا ۵واں مہینہ ہے۔

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ (سورہ نحل آیت ۶۹)

☆☆☆☆☆☆☆

مقام بیعت

مکہ شریف میں حضرت مہدی موعود سے بیعت کی جائے گی۔ یہ بات بھی حدیث شریف میں بتائی گئی ہے۔ چنانچہ

" عن ابی هریرة قال یبائع المهدی بین الرکن والمقام لا یوقظ نائما ولا یوقف قاعداً"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مہدی سے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور امام نہ سونے والے کو جگائیں گے اور نہ بیٹھے ہوئے کو اُٹھائیں گے۔ (نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں یہ حدیث لکھی ہے۔)

حدیث شریف سے ظاہر ہو رہا ہے کہ امام مہدیؑ سے کعبۃ اللہ کے روبرو بیعت ہوگی (گویا خانۂ خدا اور حجر اسود اس بیعت کے گواہ رہیں گے) رکنِ یمانی کعبۃ اللہ کا ایک گوشہ (کونہ) ہے جو ملک یمن کی سمت میں واقع ہے اور عین مکّہ معظّمہ سے جنوب میں مائل بہ مشرق ہے۔ اسی لئے اس گوشہ کو رکن یمانی کہتے ہیں۔ اور مقام ابراہیم کعبۃ اللہ کے روبرو ہے یعنی حدیث شریف میں خاص مقام کی نشان دہی کی گئی جہاں امام مہدیؑ سے بیعت ہوگی و نیز زمانۂ جاہلیت سے عربوں کی عادت تھی کہ وہ خانۂ کعبہ کے اطراف میں بیٹھتے یا لیٹ جاتے تھے یہی طریقہ بعد کے زمانے میں بھی جاری رہا۔ حدیث مندرجہ بالا میں مذکور ہے کہ جب امام مہدیؑ بیعت لیں گے اور بیعت کے لئے ندا دیں گے تو تمام لوگوں کا فرض ہوگا کہ وہ منادی (امام مہدیؑ) کی طرف دوڑیں اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیں۔ جیسا کہ ایک اور حدیث میں اُمت محمدیہ کو نصیحت کی گئی ہے کہ

" فاتوها ولو حبوا علی الثلج فان فیها خلیفة الله المهدی (رواه احمد و بیهقی)

ترجمہ: تم ان میں شامل ہوجاؤ اگرچہ برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چلنا ہی کیوں نہ پڑے۔ کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

یعنی یہ مہدی کا کام نہیں ہوگا کہ وہ (کعبۃ اللہ کے اطراف میں) سوئے ہوئے لوگوں کو جگائے اور اپنے آپ کو مہدی بتلا کر ان کو بیعت کے لئے مجبور کرے اور اسی طرح امام مہدی بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی کھڑا نہیں کریں گے کہ وہ بیعت کے لئے تیار ہوجائیں کیونکہ اس میں خلیفۃ اللہ کی اہانت ہے۔ مسلمانوں کا کام ہوگا کہ وہ خود کو مہدی کے پاس پہنچائیں۔

مندرجہ سطور میں حدیث کے مطلب کی وضاحت کی گئی ہے اگرچہ کہ اس میں مستقبل کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ لیکن حدیث شریف میں مذکور واقعہ جس طرح پیش آچکا ہے۔ وہ ذیل کے سطور سے ظاہر ہوجائے گا۔

۹۰۱ ہجری میں حضرت سید محمد جونپوری؛ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بعد فراغت حج آپ نے پہلی مرتبہ دعویٰ مہدیت فرمایا۔ یہ واقعہ مولود میاں شاہ عبدالرحمٰنؒ میں اس طرح مرقوم ہے۔

"بعدہ' یک روز کہ آں روز دوشنبہ بود حضرت بامراللہ بین الرکن والمقام وبین الحجر الاسود بآوازبلند در مجمع خلائق حدیث رسول اللہؐ خواندہ دعویٰ مہدیت کردند کہ من اتبعنی فھو مومن"

بندگی میاں نظامؓ وقاضی علاء الدین ویکی اعرابی می آرند کہ آن خواجہ خضر بودند وبروایت دیگر امام مصلی شافعی بود۔ ایشان ایستادہ شدہ بآواز بلند گفتند کہ انا نتبعک ...... پس خلائق آنجائی میاں یک دیگر گفتند کہ این مرد قولِ عظیم گفت" (صفحہ۶۱)

ترجمہ: اس کے بعد ایک دن جو پیر کا دن تھا۔ حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے رکن ومقام اور حجر اسود کے درمیان بلند آواز سے مجمع خلائق میں رسول اللہ ؐ کی حدیث پڑھ کر دعویٰ مہدیت فرمایا کہ ''جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے'' بندگی میاں نظامؓ اور قاضی علاء الدینؓ اور ایک اعرابی بیان کرتے ہیں کہ وہ خواجہ خضر علیہ السلام تھے اور ایک روایت سے شافعی کے مصلّے کے امام تھے۔ ان حضرات نے کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا کہ ہم تیری اتباع کرتے ہیں۔ وہاں کے لوگ کہنے لگے کہ اس مرد نے بڑی بات کہدی۔

دعویٰ مہدیت کا یہ واقعہ اور حدیث کا بیان ایک دوسرے کے بالکل مطابق ہیں' ان میں رتی برابر تضاد نہیں ہے۔ حدیث شریف لفظاً لفظاً صادق آتی ہے۔ الحمد للہ

واضح ہو کہ حضرت سید محمد جونپوری سے تین مرتبہ دعویٰ مہدیت صادر ہوا ہے۔ پہلی مرتبہ ۹۰۱ھ میں حج کے عین بعد' کعبۃ اللہ کے روبرو رکن ومقام کے درمیان' آپ نے دعویٰ مہدیت کیا۔ پھر جب آپؑ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے واپس ہندوستان تشریف لائے اور احمد آباد میں تاج خاں سالار کی مسجد میں مقیم ہوئے تو وہاں ۹۰۳ھ میں اپنے دعویٰ مہدیت کو دہرایا اور ۹۰۵ھ میں بڑلی کے مقام پر دعوی مہدیت کو تاکید کے ساتھ ادا کیا۔ اس طرح دعویٰ اول کے بعد آپ کی حیات ۹ سال ہوئی اور دوسرے دعوے کے بعد آپ سات سال تک اس عالم آب وگل میں رہے اور تیسرے موکد دعویٰ کے بعد آپ ۵ سال تک حیات رہے۔ ان تینوں مدتوں کا بیان احادیث میں آیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

زمانہ ظہور مہدیؑ

گزشتہ صفحات میں جو احادیث پیش کی گئی ہیں ان سے حضرت مہدی کے نسب، مقام پیدائش اور دعوت کا حال معلوم ہوا۔ اب ذیل میں وہ حدیثیں پیش کی جارہی ہیں جو حضرت مہدی کے ظہور میں آنے کے وقت کو بتاتی ہیں۔

ابونعیم اصفہانی نے ابن عباسؓ کے سلسلے روایت میں درج کیا ہے کہ

(۱) " کیف تھلک امة انا فی اولھاو عیسیٰ ابن مریم آخرھا والمھدی من اھل بیتی فی وسطھا"

ترجمہ: وہ اُمّت کیسے ہلاک ہوگی جس کے اول میں ہوں، اور عیسیٰ بن مریمؑ اس اُمّت کے آخر میں ہیں۔ اور میری اہل بیت سے مہدیؑ اس کے درمیان میں ہیں۔

(۲)عن ابن عمر مرفوعاً کیف تھلک امة انا فی اولھا و عیسیٰ فی آخرھا (مشکات)

ترجمہ: ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں بھلا وہ اُمت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اول میں تو میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں۔

(۳) عن جبیرؓ بن نفیر الحضرمی مرفوعاً مرسلا لن یخزی الله اُمة انا فی اولھا و عیسیٰ فی آخرھا (مشکات)

ترجمہ: جبیرؓ بن نفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس اُمت کو ہرگز ناکام نہیں کرے گا جس کے اول میں تو میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں گے۔

(۴) کیف تھلک امة انا اولھا و عیسیٰ بن مریم آخرھا (عن ابن عمر۔ حاکم)

ترجمہ: وہ امت کس طرح ہلاک ہوگی جس کے اول میں ہوں اور عیسیٰ ابن مریم آخر میں ہیں۔

کیف تھلک امة انا فی اولھا و عیسیٰ بن مریم فی آخرھا والمھدی

من اهل بیتی وسطھا (ابرازالوہم المکنون، ابن عساکر)

ترجمہ: وہ امت کس طرح ہلاک ہوگی جس کے اول میں ہوں۔ عیسیٰ ابن مریم جس کے آخر میں ہیں اور میری اہل بیت سے مہدی اس کے درمیان میں ہیں۔

عن ابن عباس: لن تھلک امة انافی اولھا وعیسیٰ بن مریم فی آخرھا و المھدی فی اوسطھا (ابونعیم، اخبار مہدی)

ترجمہ: وہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں ہوں اور عیسیٰ بن مریمؑ اس کے آخر میں اور مہدیؑ اس کے درمیان میں ہیں۔

تفسیر مدارک میں یہ حدیث نقل ہوئی ہے۔

" کیف تھلک امة انا فی اولھا وعیسیٰ فی آخرھا والمھدی من اھل بیتی فی وسطھا"

ترجمہ: وہ اُمت کس طرح ہلاک ہوگی جس کے اول میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور میری اہل بیت سے مہدیؑ اس کے درمیان میں ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث:

کیف تھلک امة انا اولھا والمھدی وسطھا والمسیح آخرھا ولکن بین ذلک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منھم (رواہ رزین)

ترجمہ وہ امت کس طرح ہلاک ہوگی جس کے اول میں ہوں۔ اور اس کے درمیان میں مہدی اور اس کے آخر میں مسیح ہیں لیکن اس کے درمیاان ایسی کج فہم جماعت ہے جو نہ میری ہے نہ میں اس کا ہوں (رزین نے روایت کیا)

مندرجہ بالا احادیث اگرچہ متعدد راویوں سے مروی ہیں لیکن ان سب کا مضمون ایک ہی ہے یعنی اس اُمت کی ابتداء میں حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسم کا امت کے آغاز میں ہونا ایک تاریخی حقیقت ہے ہر قسم کی

بحث سے بالاتر ہے۔آخر میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ یہ مضمون نہ صرف مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہے بلکہ دوسری صحیح اورقوی متعدد احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہےاس لئے اس مسئلہ میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں ۔ اس سلسلے کی تیسری شخصیت حضرت مہدی علیہ السلام ہیں جو درمیانی زمانے میں ہوں گے۔ اُمت کے آغاز میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جوتنہا دافع ہلاکتِ امت ہیں۔اس طرح آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جوتنہا دافع ہلاکتِ اُمت ہیں۔ یعنی اپنی معجزاتی قوت سے دجال کوتہس نہس کرڈالیں گے۔حضرت ابن مریم کے نزول کی غرض وغایت بھی یہی ہے کہ آپ دجال اکبرکو ہلاک کردیں۔احادیث میں بیان ہوا ہے کہ دجال' حضرت عیسیٰ کودیکھتے ہی اس طرح پگھل جائے گاجس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے یا جیسے سیسہ آگ میں پگھلتا ہے۔غرض دجال کی ہلاکت حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ سے معجزاتی طور پر ہوگی۔آپ کے نزول کا یہی مقصد ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ حضرت مہدیؑ بھی ہوں گےلیکن یادرکھنا چاہئے کہ حضرت مہدی امام آخرالزماں اور خلیفۃ اللہ ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزاتی قوت کے حامل بھی ہیں۔اب بھی ہم سوال کرتے ہیں کہ دجال کے مارنے میں صرف حضرت عیسیٰؑ اپنی قوت ظاہر کریں تو پھر حضرت مہدی کیا کریں گے۔اُن کی معجزاتی قوت کب کام آئے گی۔اگر دجال جیسے فتنہ کومہدی اپنی قوت سے فنا نہ کریں اور حضرت عیسیٰ ہی اکیلے اس کو ہلاک کریں تو حضرت مہدی کیا کریں گےصرف دیکھتے ہی رہیں گے۔غرض عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مہدی علیہ السلام کواکھٹا کرنا معقولیت سے بعید ہے۔اورلوگوں کا صرف وہم ہے۔

جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا آغاز امت میں ہلاکتوں کودور کیا تھا اسی طرح حضرت عیسیٰ روح اللہ بھی تنہا دجال کوختم کردیں گے۔

ہماری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ یقیناً آخر زمانہ اُمت میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما

السلام تن تنہا' دجال اکبر کو ہلاک کریں گے اور ان کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام نہ ہوں گے۔ یعنی اجتماع مہدیؑ وعیسیٰؑ کا عقیدہ بے بنیاد اور نا قابل یقین ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ احادیث بالا کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں تو واضح طور' حضرت مہدیؑ کے وجود کا زمانہ درمیانی بیان کیا گیا ہے۔ ان تمام احادیث کے مطالعہ کے بعد یہی یقین پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام درمیانی زمانے میں ظہور فرمائیں گے۔ یہ اس اُمّت کی خوش نصیبی ہے کہ اس کی ابتداء میں افضل المرسلین صلی اللہ علیہ السلام اس امت پر آنے والی ہلاکت کو دور کر رہے ہیں۔ اور آخر میں حضرت روح اللہ علیہ السلام ہلاکت کو دور کریں گے۔ اور جیسا کہ احادیث بالا میں بیان ہوا ہے۔ وسطِ امت میں حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہلاکتِ امت کو دفع کرنے کے لئے مامور ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے جیسے جیسے دوری ہوتی گئی امت محمدیہ میں بھی غیر اسلامی عناصر سر اُٹھانے لگے۔ رسم۔ بدعت اور عادت کی وجہ سے مسلمانوں میں اصل اسلام سے دوری ہونے لگی۔ مختلف قوموں اور ملکوں کے رسوم ورواج امت محمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اسلام کا بنیادی عقیدہ توحید ہے' لوگ اسے نظر انداز کرنے لگے۔ مسلمانوں نے شخصیتوں کو مرکز نظر بنالیا۔ اسلامی سماج اور سیاست میں غیر اسلامی عناصر شامل ہو گئے۔ مذہبی عبادات تک دنیاوی نفع کے لئے انجام دی جانے لگی۔ غرض اسلام پر ہزار سال کے گزرتے گزرتے' اُس کا چہرہ ہی مسخ ہو گیا۔ اس کے لئے ضرورت تھی کہ حق تعالیٰ کی طرف سے کوئی داعی الی اللہ آئے اور مسلمانوں کے سامنے اصل اسلام کو پیش کرے۔ اگر چہ ہزار سال گزر رہے تھے تاہم یہ بات ممکن تھی کہ بدعتوں کا ازالہ کر کے اسلام کو رسوم ورواج کے خس وخاشاک سے پاک کیا جائے۔

غرض اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مغیب کے مطابق حضرت سید محمد جونپوری نے دسویں صدی ہجری کے آغاز میں اپنی مہدیت کا اعلان کیا۔ چنانچہ مولود

جنت الولایت صفحہ ۳۰ پر مرقوم ہے کہ

”در بعضے شهر ها علماء بان جا بذات میرانؑ پرسیدند که شما دعوئ مهدی موعود می کنید؟ میراں علیه السلام اظهار نکرد ند چوں حضرت میراں در سنِ پنجاه وهشت سال شدند...... وبعد از نبی علیه السلام دهم صد رسد۔ ﴿فرمودند﴾ برین فرمان خدائی تعالیٰ دعویٰ مهدی موعود کردم“

ترجمہ: بعضے شہروں میں وہاں کے علماء نے حضرت مہدیؑ سے پوچھا کہ آپ مہدی موعودؑ ہونے کا دعویٰ فرمائے ہیں تو مہدیؑ نے اپنی مہدیت کا اظہار نہیں فرمایا تھا جب آنحضرت اٹھاون سال کے ہوئے ......اور نبی علیہ السلام کے بعد جب دسویں صدی آ پہنچی تو خدائے تعالیٰ کے اس فرمان کی بناء پر میں نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔“

حضرت سید محمد جونپوری کی ولادت ۸۴۷ھ میں ہوئی اور جب آپ کی عمر ۵۸ سال کو پہنچ گئی اُس زمانے میں ۹۰۵ھ کا سنہ جاری تھا۔یعنی ہجرتِ اسلام سے دسویں صدی ہجری کا آغاز ہو چکا تھا۔ایسے زمانے میں حق تعالیٰ نے آپ پر دعوئ مہدیت کا فرمان نازل کیا اور آپ نے حکم خدا سے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔غرض یہ واقعہ وسط زمانہ اُمتِ مسلمہ پر دلالت کرتا ہے اور احادیث کا اطلاق اس واقعہ پر مکمل طور پر ہو جاتا ہے۔

زمانۂ وسطی پر دلالت کرنے کے لئے ایک نہیں بلکہ متعدد حدیثیں موجود ہیں۔اس لئے وسط اُمت میں مہدی کے ہونے کا عقیدہ قوی ہو جاتا ہے۔خاص بات یہی ہے کہ وسط امت میں ہونے کے خلاف کوئی حدیث موجود نہیں۔اور اس حدیث کے مطابق درمیانی زمانے میں حضرت سید محمد جونپوری کے ظہور کی وجہ سے احادیث مذکور صحت کو پہنچ جاتی ہیں اور اُن پر بحث کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆

امر مہدیت کی مدت

ترمذی شریف کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مہدیؑ اعلان مہدیت کے بعد کتنے سال تک سلسلۂ ہدایت جاری رکھیں گے۔ چنانچہ وہ حدیث حسب ذیل ہے۔

" عن ابی سعید الخدریؓ قال خشینا ان یکون بعد نبیناً حدث . فسألنا النبی صلعم قال ان فی امتی المهدی یخرج یعیش خمساً او سبعاً او تسعاً (زید الشاک) قال قلنا وما ذاک قال سنین قال فیجی الرجل الیه فیقول یا مهدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثو به ما استطاع ان یحمله هذا الحدیث حسن" (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں ڈر تھا اس بات کا کہ ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی حدث ہو پس ہم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ مہدی میری اُمت میں سے نکلے گا اور پانچ' سات یا نو سال زندہ رہے گا۔ (شک کرنے والا زید ہے) کہا ہم نے کہ وہ کیا ہے تو کہا سال ہیں۔ فرمایا اس کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دے مجھے دے پس وہ دونوں ہاتھوں سے دے گا اس کے کپڑے میں جتنا کہ وہ اُٹھا سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث شریف پر غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جلیل القدر صحابیٔ رسول حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ نے تمام اصحابؓ رسول اللہ کا یہ اندیشہ بیان کیا کہ حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ السلام کے پردہ فرمانے کے بعد ضرور نئی باتیں (حدث) اسلام میں پیدا ہوں گی اُن کے دور ہونے کی کیا صورت ہوگی۔ اس بات کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو ضرور دیا ہوگا۔ اس لئے صحابہ نے سوال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حدث کے پیدا

ہونے کے بعد اُس کے دور کرنے کو اللہ تعالیٰ میری اُمت میں ایک ہدایت یافتہ شخص (یعنی مہدی) کو پیدا کرے گا۔ اس کے لئے پانچ سال یا سات سال یا نو سال کافی ہوں گے۔ حدث اور بدعت کے ختم ہونے کے بعد فارغ البالی پیدا ہوگی۔ ضرورت مند مہدیؑ سے مطالبہ کرے گا۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام اس کی طاقت کے مطابق اس کو عطیہ دیں گے۔"

حیرت انگیز طور پر یہ حدیث بھی حضرت سید محمد جونپوری پر لفظاً لفظاً صادق آتی ہے۔ آپ جس زمانے میں مبعوث ہوئے۔ دین اسلام برائے نام باقی رہ گیا تھا اور صرف مجاذیب اسلام کے اصل مقصد کو لئے ہوئے تھے۔ حضرت سید محمد جونپوری کی ایک نقل سے زمانۂ بعثت کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ

"نقل است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ بندہ را خدائے تعالیٰ آنکہ فرستاد در جہاں دین برائے نصیب دنیا شدہ بود۔ نماز برائی نصیب دنیا ' روزہ برائی نصیب دنیا وحج برائے نصیب دنیا ' وقرآن خواندن برائے نصیب دنیا' موذن برائے نصیب دنیا ' وقضا برائے نصیب دنیا' وثنا گرفتن برائے نصیب دنیا' برائے اللہ ہیچ کس عمل نہ کرد۔ بعدہ بندہ را خدائے تعالیٰ فرستاد۔ بندہ برائی اللہ عمل فرمود۔ خلق بندہ را تکذیب کردند مگر مومناں تصدیق کردند۔"

نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا۔ بندے کو خدائے تعالیٰ نے اُس وقت بھیجا کہ جہاں میں دین' دنیا کے حصے کے لئے (مال وزر) کے لئے رہ گیا تھا۔ نماز دنیاوی فائدہ حاصل کرنے' روزہ دنیا کے مال ومنال کے لئے' حج دنیاوی شہرت کے لئے ہوگئے تھے۔ قرآن پڑھنا حصول دنیا کے لئے تھا۔ اور موذنی وقضاءت دنیا کے لئے' لوگوں کی تعریف مالدار کے لئے۔ کسی نے خدائے تعالیٰ کی خاطر عمل نہیں کیا۔ اس کے بعد خدائے تعالیٰ نے اس بندے کو بھیجا تو بندے

نے اللہ کے واسطے عمل کرنے کا حکم دیا تو مخلوق نے بندے کو جھٹلایا مگر مومنوں نے بندہ کی تصدیق کی۔(حاشیہ ۵۴)

اس نقل شریف کے پڑھنے سے اُن حالات کا اندازہ ہوتا ہے جن میں حضرت سید محمد جونپوری نے دعوت الی اللہ کا کام انجام دیا۔اپنی حیات طیبہ کے آخر تک آپ اشاعت دین ہی کا کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ۱۹/ذی قعدہ ۹۱۰ھ کو وصال فرمایا۔آپ نے دعوت مہدیت کا آغاز ۹۰۱ھ میں مکہ معظّمہ میں شروع فرمایا۔اس طرح وصال کے زمانے تک نو سال کے عرصہ میں آپؑ دعوت الی اللہ میں مشغول رہے۔اس کے بعد ۹۰۳ھ میں تاج خاں سالار کی مسجد احمد آباد میں دوسری مرتبہ دعوئے مہدیت کو دہرایا۔اوراس کے بعد بھی مخلوق خدا کو خدا کی طرف بلاتے رہے۔یہ تمام عرصہ سات سال کا ہوا' اور آخری بار ۹۰۵ھ میں بڑلی کے مقام پر موکد دعویٰ فرمایا اس کے بعد پانچ سال تک حیات رہے۔اس طرح آپ حدیث شریف کے الفاظ کے مصداق بن گئے ۔اگر دوسرے اخبار مغیب کا مطالعہ کیا جائے تو ان کا اطلاق اتنی خوبی کے ساتھ نظر نہ آئے گا۔

حدیث مذکور میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''ایک شخص آکر حضرت مہدیؑ سے کچھ طلب کرے گا اور مہدیؑ اس کو عطا کریں گے۔اُس کے کپڑے کی گنجائش کے مطابق''

اس حدیث کو مزید واضح کرنے کے لئے ہم ذیل کی حدیث کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔

''ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری اُمت میں مہدی (مبعوث) ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک (ہدایت کرتا) رہے گا۔ان کے زمانے میں میری اُمت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوش حال نہ ہوئی ہوگی۔زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی۔ اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا۔ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا۔ اے مہدی مجھے کچھ دیجئے وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔(مستدرک' حاکم)

یہی حدیث شریف، ترمذی شریف میں بھی ہے اور اُس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''مہدی کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص اُن سے آکر سوال کرے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے۔ مجھے کچھ دیجئے۔ امام مہدی ہاتھ بھر بھر کر اُس کو اتنا مال دیں گے جتنا اُس سے اٹھ سکے گا۔

مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال دونوں ہاتھ بھر بھر کر دے گا اور اُس کو شمار نہیں کرے گا۔

ذیل میں ابن ماجہ کی ایک حدیث میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں مہدی ہوگا اگر کم ہوا تو سات سال ورنہ نو سال۔ اس میں میری اُمت کو ایسی نعمت دی جائے گی کہ اس کے مانند کبھی نہ دی گئی ہو۔ اُمت کو کھانے کی چیزیں دی جائے گی اور وہ ان میں سے کچھ بھی ذخیرہ نہ کرے گی۔ مال تو اُس دن انباروں ہوگا پس ایک شخص اُٹھے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دے تو مہدی کہے گا۔ لے۔

مندرجہ بالا تمام احادیث کے ملاحظہ کے بعد حضرت سید محمد جونپوری کی سیرت کا یہ واقعہ قابل مطالعہ ہے۔

روایت کرده شده است چونکه حضرت امام مهدی علیه السلام در شهر مانڈو فروشدند روزی فتوح این چنیں آمد که هر دو دست ها پُر کرده زر تنکه ها مردمان را دادند بعد ازیں در شهر غلوشده همه آمد ند وسوال می کردند همه کس را دادندفامّا هیچ کس محروم نماند۔ بعده ایک دف زن آمده عرض کرد که چیزی مارا هم بدهید اور ایک تسبیح مروارید که

قیمتش چند هزار تنکه کهنه بود۔ بوے دادند (صفحہ ۸ حجۃ المصفین)

ترجمہ: مروی ہے کہ جب حضرت امام مہدی نے شہر مانڈو میں اقامت کی تو ایک روز فتوح اس قدر رہوئی کہ (حضرت مہدیؑ نے) دونوں ہاتھ میں سونے کے تنکے لے کر لوگوں کو دئے اس کے بعد شہر میں بلوہ ہوا۔ اہلیان شہر آتے اور سوال کرتے تھے سب اشخاص کو دیئے تھے۔ لیکن کوئی محروم نہ رہا۔ دف زن نے آ کر عرض کیا کہ ہم کو بھی کوئی چیز دیجئے تو اُس کو ایک مروارید کی تسبیح جس کی قیمت کئی ہزار تنکہ کہنہ تھی اس کو دے دی۔

ذیل کی حدیثیں حضرت امام مہدیؑ کے حلیہ اور اُن کے خاص مقصدِ بعثت پر روشنی ڈالتی ہیں۔

عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی اجلی الجبهة اقنی الانف یملاء الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً ویملک سبع سنین (ابوداؤد)

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مہدی روشن پیشانی والا، اونچی ناک والا ہوگا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ سات سال مالک رہے گا۔

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اُبشرکم بالمهدی یبعث فی امتی علی اختلاف من الناس وزلزال. فیملأ الارض قسطاً وعدلاً کماملئت ظلماً وجوراً

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو مہدی کی خوش خبری دیتا ہوں جو لوگوں میں اختلاف اور تزلزل واقع ہونے کے وقت میری اُمت میں مبعوث ہوں گے۔ اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔

عن حذیفه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی رجل من

ولدی وجهه کالکوکب الدری

ترجمہ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری اولاد سے ہیں جن کا چہرہ روشن ستارہ کی طرح چمکتا ہوگا۔

حضرت مہدی کے حلیہ مبارک کے سلسلے میں ''روشن پیشانی' اونچی ناک اور چمکتے ہوئے چہرے'' کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔اس امر کی تصدیق کے لئے مولود مہدی مولفہ حضرت شاہ عبدالرحمٰن دیکھنا چاہیئے۔اس مولود میں حضرت شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کے جواب میں میاں سید عبداللہ پدر میراں سید محمد جونپوری فرماتے ہیں کہ

''سید عبد الله فرمودند که لونِ او گندم گون' روشن پیشانی ' وبلند بینی ومتوسط ابرو...... روشن روئے هم چوں ماه شب چهاردهم''(صفحہ ۱۱ مولود)

ترجمہ: اُس کا رنگ' گندم گوں' روشن پیشانی' بلند بینی' جُٹ بھوں' چودھویں رات کے چاند کے مانند' روشن چہرہ۔ونیز روشن ستارے کی طرح چمکتا ہوا''

غرض حضرت سید محمد کا حلیہ حدیث شریف کے مطابق مہدی موعودؑ کا حلیہ ہے۔

حضرت مہدیؑ کے مقصدِ بعثت کی اشاعت وتبلیغ کے لئے حدیث میں سات سال کی مدت مقرر کی گئی اور گزشتہ صفحات میں اس واقعہ کا ثبوت پیش کیا جاچکا ہے۔یعنی حضرت سید محمد جونپوری نے ۹۰۳ھ میں مسجد تاج خاں سالار احمد آباد میں دعوئے مہدیت کیا تھا اور اس دعوے کے سات سال کے بعد آپ کا انتقال ہوا سنہ ۹۱۰ھ میں اس طرح یہ بات بھی آپ پر صادق آ گئی۔

ان احادیث میں اس بات کا تذکرہ بھی ہے کہ حضرت مہدی موعودؑ زمین میں عدل وانصاف کو پھیلائیں گے اور ظلم وجور کو دور کریں گے۔اس نکتہ پر علماء سابق نے بڑی بڑی بحثیں کی ہیں۔لیکن حقیقت میں کسی بحث اور قیاس کی ضرورت نہیں۔حدیث میں حضرت مہدیؑ کو تبلیغ دین کے لئے صرف سات سال کی مدت دی گئی اور آپؑ اتنی مدت میں صفحہ ارض کے جتنے حصے پر جاسکتے

تھے، گئے اور اپنا پیام پہنچا دیا لیکن علماء نے یہ اختلاف کیا کہ الارض سے کیا مراد ہے؟ پوری زمین یا دنیا یا زمین کا ایک حصہ۔ لیکن علمائے کرام نے مدت مفوضہ پر اختلاف نہیں کیا بلکہ سبھوں نے تسلیم کرلیا کہ مہدی موعودؑ کو کارِ ہدایت کے لئے صرف سات سال دئے گئے اسلئے اس قدر مدت میں آپؑ زمین کے جس قدر حصے پر جاسکتے تھے، گئے اور تبلیغ دین کی۔ وہی حصۂ زمین ''الارض'' کی تعریف میں آ گیا یعنی نکرہ معرفہ بن گیا اور عام خاص ہوگیا۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ الؔ استغراق کے لئے نہیں ہے بلکہ تخصیص کے لئے۔ علماء سابق نے عدل وانصاف کے پھیلانے کو کسی بادشاہ عادل کا فرض جانا، اور اس کی خاطر مہدیؑ کو بھی بادشاہ تصور کیا اور بادشاہت کے لئے لشکر کثیر کو ضروری قرار دیا۔ لیکن اُن کی یہ سب باتیں ذہنی تنگ بندیوں کے سوا کچھ نہ تھیں بلکہ علماء نے اپنی قوتِ خیال کی پرواز کا مظاہرہ کیا۔ اور بس۔ یہاں قسط اور عدل کے اُس مفہوم کو لینے کی ضرورت نہیں جو سیاست اور تاریخ میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک مذہبی شخصیت جو خلیفۃ اللہ کا مرتبہ رکھتی ہو اور حضرت پیغمبر علیہ السلام کی تابع تام ہو، اُس کے کاموں کو سیاسی عینک سے دیکھنا بڑی بنیادی غلطی ہے۔ خلفاء اللہ، انبیاء اور رسل کے تبلیغی اور ہادیانہ کاموں کو بادشاہوں کی جابرانہ اور سیاسی کارگزاری قرار دینا، علم وفہم کی کمی اور کجی ہے۔

سات سال کی مختصر مدت میں جتنی ہدایت اور جتنے حصۂ زمین پر روشنی ہوسکتی وہی مقصودِ حق تھی ہمارے اس بیان کی بنیاد حق تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلاَ یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِینَ ○ اِلاَّ مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ وَلِذٰلِکَ خَلَقَھُمْ (سورہ ہود آیت ۱۱۸، ۱۱۹)

ترجمہ: اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنادیتا۔ (لیکن) وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے سوائے اس کے جس پر تیرا رب رحم کرے۔ اس کے لئے اُس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ (یعنی مختلف رہنے کے لئے)

اس نص قرآنی کے خلاف علماء سابق کا ساری دنیا میں کار ہدایت کی اجرائی اور سارے انسانوں کا ہدایت قبول کرلینا اپنے ذہن میں ایک مسلمہ قرار دیا اور غیر ضروری ابحاث سے خلط مبحث کر دیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بات واضح ہو جانا چاہئے۔

حدیث کا یہ بیان کہ انسانوں کے اختلافات کے زمانے میں اُمت محمدیہ میں مہدی کا ظاہر ہونا اور سب اہل ایمان کو راہ راست دکھانا' مبنی برحقیقت ہے اور ایسا ہی ہوا ہے۔

علماء سابق کے مفروضہ کو پیش نظر رکھ کر بر سبیل تنزل ذیل میں ہم بحث کرتے ہیں۔

علمائے سابق نے الارض سے ساری زمین مراد لی ہے اور قسط وعدل پھیلانا اور ظلم وجور کو دور کرنا حضرت مہدیؑ کی ذمہ دار قرار دی ہے اور اس فرض کی انجام دہی کے لئے مہدی موعودؑ کو بادشاہ تسلیم کرلیا ہے۔ لیکن علمائے سابق نے یہ نہیں بتایا کہ حضرت مہدی ساری دنیا میں کس طرح انصاف پھیلائیں گے اور ظلم وجور کو دور کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ علماء مذکور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں ساری دنیا میں انصاف پھیلانے اور ظلم دور کرنے کے لئے مہدی موعودؑ کو صرف سات سال دئے گئے ہیں۔ چونکہ علماء کا یہ نظریہ بعید از عقل ہے اس لئے ناقابل توجہ اور ناقابل فہم ہے۔ یہ سارے اشکال قسط وعدل اور ظلم وجور کے معروف معنے قرار دینے کی وجہ سے ہیں۔

اہل لغت نے ظلم کی یہ تعریف لکھی۔

وضع الشیء فی غیر موضعہ المختص بہ کسی چیز کو اُس کے اصلی مقام پر نہ رکھنا۔

ظلم کے ایک معنی حق سے مجاوزت بھی ہے۔

ظلم کے معنی کفر وشرک کے ہیں جیسے کہ قرآن شریف میں آیا ہے۔

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ o (سورہ لقمان آیت ۱۳)

بے شک خدا کی ذات میں شرک کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔

قسط عدل کا ایک حصہ ہے عدل کا مطلب ظلم کو دور کرنا ہے۔

ان معنوں کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ حدیث میں جو بیان ہوا ہے کہ مہدی موعودؑ اُس زمانے میں تشریف لائیں گے جب کہ امت محمدیہ میں بھی ظلم وجور (شرک) بڑھ جائے گا اور آپ قسط وعدل پھیلائیں گے یعنی مومنوں کے دلوں سے شرک دور کر کے حقیقی توحید کی روشنی سے دلوں کو منور کردیں گے۔اور یہ کام ایسا ہے جو سات سال کی مدت میں ہوسکتا ہے۔اور یہ بات بعید ازعقل بھی نہیں ہے۔

حضرت سید محمد جونپوری کے ارشادات (نقلیات) کو دیکھنے سے ثابت ہوجاتا ہے کہ آپ کی بعثت کا مقصد توحید کی اشاعت تھا۔

انصاف نامہ باب پنجم میں یہ نقل ہے۔

”حضرت میراں باز فرمودند که من کتاب الله را پیش کرده ام وخلق را سوئے توحید وعبادت دعوت می کنم ومن ماموربرائی این کار ام از حضرت باری تعالیٰ...... “

ترجمہ: حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میں اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہوں اور مخلوق کو توحید اور عبادت کی دعوت دیتا ہوں اور میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے اسی کام کے لئے مامور ہوں۔

آپؑ نے اپنے گروہ میں توحید عملی کو پھیلایا جیسے آپ نے فرمایا۔

”هرچه خواهی از خدا خواه پیش مردم سوال مکن۔ اگر سوال کنی پیش خدا تعالیٰ بکن“ (انصاف نامہ باب ششم)

ترجمہ: تو جو کچھ چاہتا ہے خدا سے چاہ' لوگوں سے سوال مت کر اگر سوال کرنا ہو تو خدا تعالیٰ سے سوال کر۔

اسی طرح گروہ مہدویہ میں ''اللہ دیا'' توحید کی تعلیم پر مشتمل ہے۔

کتاب مخزن الدلائل مصنفہ حضرت قاضی منتجب الدین جونیریؒ میں حضرت سید محمد

جونپوری کی یہ نقل موجود ہے جو تعلیم توحید کی طرف دعوت دیتی ہے۔

ویقول الناس اُعبدوا الله وحده، ولا تشرکوا به جلیاً ولا خفیا ویا مرهم بالعدل والاحسان والعفاف عبادون ذلک......الخ

ترجمہ: آپؑ لوگوں سے فرماتے تھے کہ بندگی کرو اللہ کی کہ وہ ایک ہے اور شریک مت کرو اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ظاہر میں اور نہ باطن میں۔اور مہدی تم سب کو حکم دیتا ہے عدل، احسان اور خدا کے سوا ہر چیز سے پرہیز کرنے کا......الخ

مندرجہ بالا نقل میں توحید کی مکمل تعلیم ہے یعنی مہدی علیہ السلام نے عدل وقسط کو نہایت اعلیٰ پیمانے پر عوام الناس میں نشر کیا۔

حاشیہ شریف کی ایک نقل میں آپؑ نے تمام کتب منزلہ کا مقصد تعلیم توحید قرار دیا ہے۔ اور مخلوق کو اسی کی دعوت دی ہے۔

"فرمودند که مراد تورات، انجیل، زبور وفرقان ووحدانیت بیک کلمه گویم که لاَ اِلٰهَ اِلاَّ الله مراد تمام این کلمه است"

ترجمہ: حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ تورات، انجیل، زبور، فرقان اور اللہ کی وحدانیت ایک ہی کلمہ میں بیان کرتا ہوں تمام کی مراد لاَ اِلٰهَ اِلاَّ الله ہے یعنی "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اس نقل میں حضرت مہدیؑ نے بتایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر اپنی کتابیں نازل کیں مع القرآن المجید سب میں تعلیم توحید ہی دی گئی۔اعتقاداً اور عملاً توحید ہی سب سے بڑا انصاف ہے یہی عدل وقسط ہے جس کے پھیلانے کے لئے حضرت سید محمد جونپوری آئے۔

شرک جلی تو بت پرستی ہے جو کفار اور مشرکین کرتے رہتے ہیں لیکن شرک خفی وہ ہے جس میں خدا کو ماننے والے بھی مبتلا ہو جاتے ہیں یعنی شرک خفی اپنے نفس کی خواہش کو ماننا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآن شریف میں فرماتے ہیں۔

اَرَءَ یْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ (سورہ فرقان آیت ۴۳)

ترجمہ: اے محمدؐ کیا آپ نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنے نفس کی خواہش کو اپنا معبود بنالیا تھا۔
یعنی ایسا شخص بظاہر مسلمان ہوتے ہوئے بھی مشرک ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے نفسانی الہ سے سخت بغض رکھتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ

ابغض الہ عبد فی الارض عند اللہ تعالیٰ ھو الھویٰ (عن ابی اُمامہ اخرجہ طبرانی)

الہ باطل جن کی دنیا میں پرستش کی جاتی ہے اُن میں انتہائی مبغوض اللہ تعالیٰ کے پاس نفس ہے۔
جیسا کہ قرآن شریف میں آیا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ o (سورہ لقمان آیت ۱۳)
''بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے'' یعنی شرک کرنے والا شخص ظالم ہوتا ہے اور ظلم وجور کے عمل میں مبتلا رہتا ہے۔ حضرت سید محمد جونپوری نے یہ ذکر سکھایا۔ الا اللہ توں ہے۔ لا الہ ہوں نہیں
جب ذاکر رات دن اس طرح ذکر کرے گا تو وہ شرک سے پاک ہوجائے گا اور سچا موحد کہلانے کا مستحق ہوگا۔

غرض اس طرح سید محمد جونپوری نے منصب مہدیت کی تکمیل فرمائی۔ قسط وعدل دنیا میں (ہر ایک انسان میں) پھیلایا اور ظلم وجور (شرک وکفر) کو دور کردیا۔ اس طرح یہ حدیث آپ پر صد فی صد صادق آتی ہے یعنی یہ کہ آپ ہی مہدی موعودؑ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆